بسم اللہ الرحمن الرحیم

جائے نماز پر اپنا نام لکھوانا کیسا اور اس پر نماز پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل جائے نماز پر اپنا نام لکھوایا جارہا ہے، اسی طرح جب کوئی حرمین شریفین سے کسی کے لیے جائے نماز لاتا ہے تو اس پر اس کا نام لکھواتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ کیا ایسی جائے نماز پر نماز ہوجائے گی؟

جواب

جائے نماز پر اپنا نام یا کوئی بھی تحریر لکھوانے سے بچنا چاہیئے، اگرچہ حروف مفردہ (یعنی جدا جدا حروف) ہوں، کیونکہ ایسی جائے نماز کو استعمال کرنے میں اس تحریر یا حروف کی بے ادبی و بے حرمتی ہونے کا احتمال ہے، جبکہ عند الشرع ان کا ادب و احترام مطلوب ہے، لہٰذا اگر پہلے سے ہی جائے نماز پر کسی چیز کا نام لکھا ہوا ہو، تو اسے مٹا دیا جائے یا چٹ لگی ہوئی ہو، تو اسے جُدا کر دیا جائے۔

رہی یہ بات کہ ایسی جائے نماز پر نماز ہوگی یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ جائے نماز پر کچھ لکھا ہوا ہونا کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو نماز سے مانع ہو، لہٰذا اس پر نماز تو ہوجائے گی، البتہ ایسی جائے نماز پر نماز پڑھنے سے بچنا چاہیئے کہ اولاً تو جس جائے نماز پر کچھ لکھا ہوا ہو، اس کو استعمال کرنے، بچھانے اور اس پر بیٹھنے سے فقہاء کرام علیہم الرحمۃ اجمعین نے منع فرمایا ہے اور ثانیاً یہ کہ ایسی جائے نماز پر موجود لکھائی پر جب نماز کے دوران نمازی کی نظر پڑے گی تو اس کا دھیان بٹے گا اور نماز میں ایسی ہر چیز سے بچنے کا حکم ہے جس سے نمازی کا دھیان بٹے، اس کی توجہ یا خشوع و خضوع باقی نہ رہے۔

خاتم المحققین علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

”وفی الخانية: بساط أو مصلى كتب عليه في النسج الملك لله يكره استعماله وبسطه، والقعود عليه، ولو قطع الحرف من الحرف أو خيط على بعض الحروف: حتى لم تبق الكلمة متصلة لا تزول الكراهة لأن للحروف المفردة حرمة و كذا لو كان عليها الملك أو الألف وحدها أو اللام“

ترجمہ: ایسے بچھونے یا مصلے کا استعمال کرنا، بچھانا یا اس پر بیٹھنا، مکروہ ہے جس پر بنتے وقت لکھا ہو "الملك لله" یعنی بادشاہت اللہ کے لیے ہے اور اگر حروف کو ایک دوسرے سے کاٹ دیا جائے یا بعض حروف پر سلائی کردی جائے، جس کے سبب کلمہ ملا ہوا نہ رہے، تو پھر بھی کراہت زائل نہیں ہوگی، کیونکہ حروف مفردہ (جدا جدا لکھے ہوئے حروف) کی بھی حرمت ہے۔ اور اسی طرح اگر اس پر صرف لفظ "الملک" لکھا ہو یا تنہا الف یا لام لکھا ہو تو تب بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج 6، ص 364، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

یہی مسئلہ بیان کرنے کے بعد امام ابن مازہ حنفی علیہ الرحمۃ محیط برہانی میں لکھتے ہیں :

”وللحروف المفردة حرمة؛ لأن نظم القرآن وأخبار النبي عليه السلام بواسطة هذه الحروف، وقد روي أن واحداً من الأئمة رأى الشبان يرمون، وقد كان المكتوب على الهدف: أبو جهل لعنه الله، فمنعهم عن ذلك، ومضى بوجهه، ثم رجع، فوجدهم محوا اسم الله وكانوا يرمون كذلك، فقال: إنما أمنعكم لأجل الحروف“

ترجمہ : اور حروف مفردہ کی بھی حرمت و عظمت ہے ، کیونکہ الفاظِ قرآن اور نبی علیہ السلام کی احادیث انہی حروف کے واسطے سے ہیں ، اور مروی ہے کہ ائمہ دین میں ایک امام صاحب نے چند نوجوانوں کو دیکھا جو کسی ہدف پر تیر اندازی کر رہے تھے اور ہدف پر لکھا تھا "ابو جہل ، اس پر اللہ کی لعنت" تو انہوں نے اس سے ان کو منع کیا اور اپنے کام کو چل دئیے ، پھر واپس ہوئے تو ان کو پایا کہ انہوں نے اللہ تعالی کا نام صاف کر دیا اور بقیہ پر اسی طرح تیر پھینک رہے تھے ، تو آپ نے فرمایا : میں حروف کی وجہ سے ہی منع کر رہا تھا ۔ (المحیط البرھانی ، کتاب الاستحسان والکراھیۃ ، الفصل الثانی والثلاثون فی المتفرقات ، ج 05 ، ص 408 ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

درمختار میں ہے :

”ولا بأس بنقشه خلا محرابه فانه يكره **لأنه يلهي المصلي**“

ترجمہ : اور مسجد پر اس کے محراب کے علاوہ نقش و نگار کرنے میں کوئی حرج نہیں (محراب کے علاوہ اس لئے کہا) کیونکہ (محراب پر نقش و نگار کرنا) مکروہ ہے کیونکہ یہ نمازی کی توجہ ہٹا دے گا ۔ (الدر المختار مع رد المحتار ، کتاب الصلوۃ ، جلد 02 ، صفحہ 519 ، مطبوعہ کراچی)

درمختار کی عبارت ”لأنه يلهي المصلي“ کے تحت ردالمحتار میں ہے :

”أي فيخل بخشوعه **من النظر الى موضع سجوده ونحوه**، وقد صرح فی البدائع فی مستحباب الصلوۃ أنه ينبغي الخشوع فيها ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده“

ترجمہ : تو جب نمازی اپنے موضع سجود اور اس کی مثل کی طرف نظر کرے گا تو اس کے خشوع میں خلل واقع ہوگا ، اور بدائع الصنائع میں باب مستحباب الصلوۃ میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ نماز میں خشوع ہونا مناسب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ نمازی کی نظر کی انتہاء اس کے موضع سجود کی طرف ہو ۔ (ردالمحتار علی الدر المختار ، کتاب الصلوۃ ، جلد 02 ، صفحہ 520 ، مطبوعہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : HAB-0302

تاریخ اجراء : 10 شعبان المعظم 1445ھ / 21 فروری 2024ء